جمع بین الصلوٰتین

دونمازوں کوایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے یانہیں؟اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کی صحیح احادیث اور حضرات صحابہٗ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے واضح کیا گیا ہے کہ: جمع بین الصلوتین کی روایات جمع صوری پر محمول کی جائیں تو ہی تمام روایات میں تطبیق ہوسکتی ہے، اگراحادیث جمع سے جمع حقیقی مراد لی جائے تو کئی احادیث کا ترک لازم آئے گا۔آخر میں ایک مفید خاتمہ میں مسئلہ کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔ یہ ایک مختصر مگر مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

دونمازوں کوایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے یانہیں؟ احادیث اورآ ثار سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طرح کی احادیث منقول ہیں،بعض صحیح احادیث اورحضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی اعذار میں جمع کرنا جائز ہے،اورجمع سے مرادجمع حقیقی ہے،یعنی ایک وقت میں دونمازوں کوجمع کرنا۔ پھرجمع کی دوقسمیں ہیں: جمع تقدیم اورجمع تاخیر۔جمع تقدیم یہ ہے کہ: ظہر کے وقت میں ظہراورعصراورمغرب کے وقت میں مغرب اورعشا کوجمع کیا جائے،اورجمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کے وقت میں ظہراور عصر،اورعشاء کےوقت میں مغرب اورعشاءکوجمع کیا جائے۔

انصاف کی بات یہ ہے کہ دونوں طرف کی احادیث کوسامنے رکھا جائےتو بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ:ان احادیث کوجمع صوری پرمحمول کیا جائے،یعنی ظہرکواپنے آخری وقت میں ادا کرنا اورعصرکواپنے اول وقت میں،اسی طرح مغرب کواپنے آخری وقت میں اورعشاءکو اول وقت میں ادا کرنا، یہ بھی ایک طرح کی جمع کی شکل ہے،مگر یہ جمع صوری ہے۔اس میں تمام روایات میں تطبیق ہوسکتی ہے،اوراگراحادیث جمع سے جمع حقیقی مراد لی جائےتو کئی احادیث کاترک لازم آئے گا،جیسا کہ رسالہ کے مطالعہ سے واضح ہوگا۔

رسالہ کے آخرمیں ایک مفید خاتمہ میں مسئلہ کی مزیدوضاحت کی گئی ہے۔اوراحناف پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات بھی مختصراً دیئے گئے ہیں۔اللہ تعالی اس کاوش کوشرف قبولیت سےنوازےاورذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے،آمین۔مرغوب احمدلاجپوری

میں نے آپ ﷺ کو جب دیکھا' نماز وقت پر پڑھتے دیکھا

(۱)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صلّی صلوةً الا لمیقاتها ' الا صلاتین : صلوة المغرب والعشاء بجمع ' و صلّی الفجر یومئذ قبل میقاتها ۔(مسلم ص۴۱۷ ج۱، باب : استحباب زیادة التغلیس بصلوة الصبح یوم النحر بالمزدلفة ' والمبالغة فیه بعد تحقق طلوع الفجر، رقم الحدیث :۱۲۸۹۔ بخاری، باب : یصلی الفجر بجمع ؟ رقم الحدیث :۱۶۸۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ جب دیکھا تو نماز کو اپنے وقت پر ہی پڑھتے دیکھا' سوائے دو نمازیں مغرب اور عشاء کے مزدلفہ میں، اور اس دن آپ ﷺ نے فجر کی نماز وقت (معتاد) سے پہلے پڑھی۔

آپ ﷺ مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ نمازیں اپنے وقت پر پڑھتے تھے

(۲)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات۔

(نسائی ص۳۶، الجمع بین الظهر والعصر بعرفة ، رقم الحدیث :۳۰۱۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز وقت پڑھتے تھے سوائے مزدلفہ اور عرفات کے (کہ وہاں جمع فرماتے تھے)۔

نماز میں تفریط یہ کہ: اتنی تاخیر سے پڑھنا کہ دوسری نماز کا وقت آجائے

(۳)......عن ابی قتادة رضی الله عنه (فی حدیث طویل) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : اما انه لیس فی النوم تفریط ' انما التفریط علی من لم یصل الصلوة

حتی یجیء وقت الصلوۃ الاخری۔

(مسلم۲۳۹ج۱، باب : قضاء الصلوۃ الفائتة واستحباب تعجیل قضائها ، رقم الحدیث :٦٨١)

ترجمہ:......حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار نیند میں کوئی تفریط نہیں ہے، تفریط اس شخص کی طرف سے ہے جو نماز نہ پڑھے حتی کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

(۴)......عثمان بن عبد الله بن موهب قال : سئل ابو هريرة رضی الله عنه ، ما التّفريط فی الصلوة ؟ قال : ان تؤخر حتی یجی وقت الاخری۔

(طحاوی۲۱۴ج۱، باب : الجمع بين الصلوتين كيف هو ؟ ، رقم الحديث :٩٥٨)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ: نماز میں تفریط (قصور) کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ: نماز کو اس قدر تاخیر سے پڑھنا کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

حکمران نماز میں تاخیر کریں، تو تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا

(۵)......عن ابی ذر رضی الله عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم : كيف انت اذا كانت عليك امراء يؤخرون الصلوة عن وقتها– أو يميتون الصلوة عن وقتها – قال : قلت : فما تأمرنی ؟ قال : صلّ الصلوة لوقتها ، فان ادركتها معهم فصل ، فانها لک نافلة۔

(مسلم۲۳۰ج۱، باب : كراهة تأخير الصلوة عن وقتها المختار ، وما يفعله المأموم اذا اخرها الامام ، رقم الحديث :٦٤٨)

ترجمہ:......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا

کہ: (اے ابوذر!) تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تمہارے حکمران ایسے ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر کے - یا نماز کو مار کر - (یعنی قضا کر کے) پڑھیں گے، میں نے عرض کیا کہ: پھر میرے لئے آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا، پھر اگر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

تشریح:...... یہ روایت مختلف الفاظ سے نقل کی گئی ہے، ایک روایت میں ہے کہ: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو ضائع کریں گے: 'سیکون بعدی امراء یمیتون الصلوۃ'

ایک روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ: میں امیر کی اطاعت کروں چاہے وہ لولا لنگڑا غلام ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے وصیت فرمائی کہ: میں نماز کو وقت پر ادا کروں: ''ان خلیلی اوصانی ان اسمعَ و اُطیعَ وإن کان عبدا مُجَدَّعَ الْاَطراف' وان اُصَلِّیَ الصلوۃ لوقتھا''۔

ایک روایت میں ہے کہ: تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کریں گے: ''کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلوۃ''

ایک روایت میں ہے کہ: حضرت ابوالعالیہ البراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک دن ابن زیاد نے نماز کو مؤخر کر دیا، حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے، میں نے ان کے لئے کرسی رکھی وہ اس پر تشریف فرما ہوئے، میں نے (دوران کلام) ان سے ابن زیاد کی تاخیر کا ذکر کیا، انہوں نے غصہ میں اپنے دانت کاٹ لئے اور میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نماز میں تاخیر کا سوال کیا تھا جیسا کہ آپ نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو انہوں نے بھی میری ران پر

ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے آپ کی ران پر ہاتھ مارا، اور فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا جیسا کہ آپ نے مجھ سے سال کیا ہے، تو آپ ﷺ نے میری ران پر مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر مارا، اور فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا:

''عن ابی العالیة البرّاء قال : اخّر ابن زیاد الصلاة ' فجاء نی عبد الله بن الصامت ' فألقیتُ له کُرسیا ' فجلس علیه ' فذکرتُ له صنیع ابن زیاد ' فعضّ علی شفته فضرب علی فخذی ' وقال : انی سألت ابا ذر کما سألتَنی ' فضرب فخذی کما ضربتُ فَخِذک ' وقال : انی سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم کما سألتنی ' فضرب فخذی' کما ضربت فخذک ' وقال : صلّ الصلاة لوتها''۔

ایک روایت میں یہ قصہ حضرت ابوالعالیہ کا جمعہ کی نماز کے بارے میں آیا ہے، اور یہ بھی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن صامت نے میری ران پر اس طرح مارا کہ مجھے تکلیف ہونے لگی: ''عن ابی العالیة البرّاء قال : قلت : لعبد الله بن الصامت : نصلی یوم الجمعة خلف امراء ' فیؤخرون الصلوة ' قال : فضرب فخذی ضربة اَوْجَعَتْنِی''۔

(مسلم ۲۳۰ ج۱، باب : کراهة تأخیر الصلوة عن وقتها المختار ' وما یفعله المأموم اذا اخرها الامام ' رقم الحدیث :٦۴۸)

تابعی کا فقیہ کو تلاش کر کے ان کی صحبت اختیار فرمانا

(٦)......عن عمرو بن میمون الاودِی قال : قدِم علینا معاذ بن جبل رضی الله عنه الیمنَ ' رسولُ رسولِ الله صلی الله علیه وسلم الینا قال : فسمعتُ تکبیرَهُ مع الفجر رجلٌ اَجَشُّ الصَّوتِ ' قال : فاُلْقِیَتْ محبّتی علیه ' فما فارَقْتُه حتی دفنتُه بالشّام میّتا ' ثم نظرتُ الی افقه النّاس بعده ' فاتیتُ ابنَ مسعود فلزِمْتُه حتی مات '

فقال : قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم : کیف بکم اذا اتت علیکم امراءُ یصلّون الصلوة لغیر میقا تها ؟ قلت : فما تأمرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول الله ! قال : صلّ الصلوة لمیقا تها ' واجعل صلوتک معهم سُبُحَۃ۔

(ابوداؤد، باب : اذا أخّر الامام الصلوة عن الوقت ' رقم الحدیث :۴۳۰)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس یمن تشریف لائے، میں نے فجر کی نماز میں ان کی تکبیر سنی' وہ بڑی آواز والے تھے، مجھے ایک گونہ ان سے قلبی تعلق ہوگیا، اور میں نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ (ان کا انتقال ہوگیا) اور میں نے ان کو شام میں دفن کردیا۔ پھر میں نے غور کیا کہ زیادہ فقہ کو جاننے والے کون ہیں؟ پس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اوران کی صحبت کو لازم کرلیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: (اے ابن مسعود!) تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو نماز کو غیر وقت میں پڑھیں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے ایسے وقت میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا اوران کے ساتھ بھی نفل سمجھ کر شریک ہوجانا۔

(۷)......عن الاسود و علقمة قالا : قال عبد الله رضی الله عنه : انه سیکون علیکم امراء یؤخرون الصلوة عن وقتها ، و یَخنُقونها الی شَرَقِ الموتی ' فاذا رأیتموهم قد فعلوا ذلک فصلوا فی بیوتکم ' ثم اجعلوا صلا تکم سبحة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۳ج۵، فی الأمیر یؤخِّر الصلوة عن الوقت ، رقم الحدیث :۷۶۷۳)

ترجمہ:......حضرت اسود اور حضرت علقمہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: یقیناً عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کریں گے، اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو کہ وہ ایسا کر رہے ہیں تو اپنی نماز (اول وقت میں) اپنے گھروں میں پڑھ لیا کرو، پھر ان کے ساتھ نفل کے طور میں شریک ہو جایا کرو۔

(۸)......انها ستكون امراء يميتون الصلوة ، و يخففونها الى شَرَقِ الموتى ، وانها صلاة من هو شر من حمار وصلاة من لا يجد بدا ، فمن ادرک منكم ذلک الزمان فليصل الصلاة لوقتها ، و اجعلوا صلا تكم معهم سبحة۔

(كنز العمال ، اطاعة الأمير والترهيب عن البغي ومخالفته ، رقم الحديث :۱۴۸۳۳)

ترجمہ:......عنقریب ایسے حکمراں ہوں گے جو نماز کو فوت کر دیں گے اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے، یہ ایسے لوگوں کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی بدتر ہوں گے، جو اس کے بغیر چارہ نہ پائیں گے (مجبورا، یعنی بالکل بددل ہو کر نماز) پڑھنے والے لوگ ہوں گے، پس تم میں سے کوئی وہ زمانہ پالے تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا (پھر) ان کے ساتھ شریک ہو کر نفل (کے طور پر نماز) پڑھ لیا کرو۔

(۹)......عن علی الازدی قال : اخّر الحجاج الصلاة بعرفة ، فصلّى بن عمر رضی الله عنهما فی رحله ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۵ج۵، فی الأمير يؤخِّر الصلوة عن الوقت ، رقم الحديث :۷۶۷۸)

ترجمہ:......حضرت علی ازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حجاج نے عرفہ کے دن نماز میں تاخیر کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خیمہ میں نماز پڑھ لی۔

(۱۰)......عن عامر بن شقیق قال : کان الحجاج یؤخر الصلاۃ یوم الجمعة ' فکان ابو وائل یأمرنا : ان نصلی فی بیوتنا ثم نأتی المسجد۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۵ج۵، فی الأمیر یؤخِّر الصلوۃ عن الوقت ، رقم الحدیث :۷۶۸۰)

ترجمہ:......حضرت عامر بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حجاج نے جمعہ کے دن نماز میں تاخیر کی تو حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ: ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں، پھر مسجد آئیں۔

(۱۱)......عن محمد بن ابی اسماعیل قال : رأیت عطاء و سعید بن جبیر – واخّر الولید الصلاۃ – فأومآ فی وقت الصلاۃ ' ثم قعدا حتی صلّیا معه تلک الصلاۃ ، رأیتهما فعل ذلک مرارا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۶ج۵، فی الأمیر یؤخِّر الصلوۃ عن الوقت ، رقم الحدیث :۷۶۸۲)

ترجمہ:......حضرت محمد بن ابو اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر رحمہما اللہ کو دیکھا – جبکہ ولید نے نماز میں تاخیر کی – تو انہوں نے اپنے وقت میں نماز پڑھ لی، پھر بیٹھے رہے یہاں تک کہ اس کے ساتھ پھر (نفل کی نیت سے) نماز پڑھی، اور میں نے ان حضرات کو کئی مرتبہ اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۲)......عن الاعمش قال : رأیت ابراهیم و خیثمة یصلیان الظهر فی بیوتهما ' ثم یأتیان الحجاج فیصلیان معه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۱۹۴ج۵، فی الأمیر یؤخِّر الصلوۃ عن الوقت ، رقم الحدیث :۷۶۷۵)

ترجمہ:......حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت خیثمہ رحمہما اللہ کو دیکھا کہ (حجاج ظہر کی نماز میں تاخیر کرتا اس لئے) وہ ظہر کی نماز گھر میں

پڑھ لیتے، پھر حجاج کے پاس (مسجد) آتے اور اس کے ساتھ (نفل کی نیت سے) پڑھتے،

(۱۳)......عن مسلم قال : کنت اجلس مع مسروق وابی عبیدة فی المسجد فی زمن زیاد ، فاذا دخل وقت الظهر قاما فصلّیا ، ثم یجلسان حتی اذا اذّن المؤذِّن وخرج الامام قاما فصلّیا ، ویفعلا نه فی العصر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۴ج۵، فی الأمیر یؤخِّر الصلوة عن الوقت ، رقم الحدیث :۷۶۷۶)

ترجمہ:......حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں زیاد کے زمانۂ حکومت میں حضرت مسروق اور حضرت ابوعبیدہ رحمہما اللہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھتا تھا، جب ظہر کا وقت شروع ہوجاتا تو یہ دونوں حضرات اٹھ کر اپنی ظہر پڑھ لیتے تھے، پھر وہیں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ (تاخیر سے) مؤذن ظہر کی اذان دیتا اور امام نکلتا تو یہ اس کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیتے تھے، اور عصر میں بھی یہ دونوں حضرات ایسا ہی کرتے تھے۔

نوٹ:......ان تمام روایات کا حاصل یہ ہے کہ: آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ نے حکمرانوں کی اس کوتاہی پر کہ وہ نماز میں تاخیر کریں تو آپ اپنی نماز صحیح وقت میں ادا کرلو، اور نماز کو وقت سے مؤخر کر کے ضائع نہ کرو۔ حاکم کے ظلم وجور کے سبب بھی نماز کو مؤخر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، اور نہ دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم دیا

دوسری نماز کے وقت آنے تک پہلی نماز کو مؤخر کرنا قضا ہے

(۱۴)......عن طاؤس عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : لا یفوت صلوة حتی یجیء وقت الاخری۔

(طحاوی ۲۱۳ج۱، باب : الجمع بین الصلوتین کیف هو؟ ، رقم الحدیث :۹۵۷)

ترجمہ:......حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی (یعنی قضا نہیں) ہوتی ہے جب تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا کرنا کبیرہ گناہ ہے

(۱۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر۔

(ترمذی ص۴۸ ج۱، باب: ما جاء فی الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی عذر کے دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے میں داخل ہوا۔

(۱۶)...... قال محمد : بلغنا عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه انه کتب فی الافاق ینهاهم ان یجمعوا بین الصلوتین و یخبرهم ان الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرة من الکبائر۔

(مؤطا امام محمد ۱۳۲، باب: فی الجمع بین الصلوتین فی السفر والمطر ، رقم الحدیث :۲۷۵)

ترجمہ:...... امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ: انہوں نے ہر طرف فرمان جاری کرایا تھا کہ: لوگوں کو اطلاع کر دو کہ دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہ کریں، ایک وقت میں دو نمازیں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(مؤطا امام محمد مترجم ص ۱۱۱، باب: فی الجمع بین الصلوتین فی السفر والمطر ، رقم الحدیث :۲۰۵)

(۱۷)......عن ابی موسی رضی الله عنه قال : الجمع بین الصلوتین من غیر عذر من الکبائر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹٦ ج ۵، من کره الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۸۳۳۷)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۱۸)......عن قتادة عن ابی العالیة : ان عمر کتب الی ابی موسی : واعلم ان جمعا بین الصلوتین من الکبائر الا من عذر۔

(مصنف عبدالرزاق ۵۵۲ ج ۲، باب : من نسی صلوة الحضر ' والجمع بین الصلوتین فی السفر، رقم الحدیث :۴۴۲۲)

ترجمہ:......حضرت ابوالعالیہ الراحی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: جان لیجئے کہ: بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۱۹)......عن ابی العالیة ' عن عمر قال : الجمع بین الصلوتین من غیر عذر من الکبائر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹٦ ج ۵، من کره الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۸۳۳۸)

ترجمہ:......حضرت ابوالعالیہ الراحی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۲۰)......عن الحسن ومحمد قالا : ما نعلم من السنة الجمع بین الصلوتین فی حضر ولا سفر الا بین الظهر والعصر بعرفة ' وبین المغرب والعشاء بجمع۔

ترجمہ:......حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم سنت سے اس بات کو نہیں جانتے کہ: حضر وسفر میں دو نمازوں کو جمع کیا جائے، سوائے عرفہ میں ظہر اور عصر کے اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۸ ج ۵، من کره الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۸۳۴۱)

تین طرح کے گناہ بڑے ہیں

(۲۱)......عن ابی قتادة یعنی العدوی : ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه کتب الی عامل له ثلث من الکبائر : الجمع بین الصلوتین الا فی عذر ‘ والفرار من الزحف والنهبی۔

(بیہقی ۱۶۹ ج ۳، باب ذکر الاثر الذی روی فی ان الجمع من غیر عذر من الکبائر مع ما دلت علیه اخبار المواقیت ، رقم الحدیث :۵۵۶۰)

ترجمہ:......حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک عامل کو لکھا کہ: تین چیزیں کبیرہ گناہوں میں سے ہیں: (۱): بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا، (۲): لڑائی سے بھاگنا، (۳): اور لوٹنا۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فرمان کہ دو نمازوں کو بلا عذر جمع کر کے نہ پڑھو

(۲۲)......عن اُبیّ بن عبد الله قال : جاء نا کتابُ عمر بن عبد العزیز : ان لا تجمعوا بین الصلوتین الا من عذر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۷ ج ۵، من کره الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۸۳۳۳)

ترجمہ:......حضرت اُبی بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا خط پہنچا (جس میں یہ تھا کہ) دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کر کے نہ پڑھو۔

جمع صوری کے دلائل

آپ ﷺ نے سفر میں جمع صوری فرمائی

(۲۳)......قال سالم : کان ابن عمر رضی الله عنهما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة ، قال سالم : واخّر ابن عمر المغرب وکان اسْتُصْرِخ علی امرأته صفیّة بنتِ ابی عبیدٍ ، فقلتُ له : الصلاة ، فقال سِرْ ، فلقتُ له : الصلاة ، فقال : سِرْ ، حتّی سار میلین أو ثلا ثة ، ثم نزل فصلّی ثم قال : هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی اذا اعجله السَّیرُ ، وقال عبد الله : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا اعجله السَّیر ' یقیم المغرب فیصلیها ثلا ثا ثم یسلّم ' ثم قَلَّما یَلبَث حتی یقیم العشاء فیصلّیها رکعتین ثم یسلّم ' ولا یُسبِّح بعد العشاء حتی یقومَ من جوف اللیل۔

(بخاری، باب : یصلی المغرب ثلا ثا فی السفر ، رقم الحدیث :۱۰۹۲)

ترجمہ:......حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مغرب اورعشاءکومزدلفہ میں جمع فرماتے ۔حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز کومؤخر کر دیا،انہیں ان کی زوجہ(حضرت)صفیہ بنت عبید (رضی اللہ عنہا) کی موت کی اطلاع دی گئی تھی (اوروہ ان کی تعزیت کو جارہے تھے) میں نے ان سے عرض کیا کہ: نماز (کا وقت ہوگیا)انہوں نے فرمایا: چلتے رہو،(تھوڑی دیر کے بعد پھر) میں نے ان سے کہا کہ: نماز (کا وقت ہوگیا)انہوں نے فرمایا: چلتے رہو، یہاں تک کہ انہوں نے دو یا تین میل سفر فرمایا، پھر سواری سے اترے،اورنماز پڑھی ، پھرفرمایا: میں نے اسی طرح دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ کوروانہ ہونے میں جلدی ہوتی تو آپ ﷺ اسی طرح کرتے تھے ۔اورحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: میں نے

دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو جلدی جانا ہوتا تو آپ ﷺ مغرب کی نماز تین رکعتیں پڑھتے، پھر سلام پھیر دیتے، پھر تھوڑی دیر ٹھہرتے، پھر عشاء (کا وقت ہوتا تو عشاء کی نماز) کے لئے اقامت کہلواتے اور عشاء پڑھتے، اوراس کی دو رکعتیں پڑھتے، پھر سلام پھیرتے اور عشاء کے بعد نفل نہیں پڑھتے، یہاں تک کہ آدھی رات کو بیدار ہوتے۔

تشریح:......نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی نے آپ کو خط لکھا کہ: میں دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے دنوں میں سے پہلے دن میں ہوں: '' انی فی آخر یوم من ایّام الدنیا واولِ یوم من الآخرة ''

(نسائی، الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین الظهر والعصر ، بیان ذلک، رقم الحدیث :۵۸۹)

آپ ﷺ سفر میں ظہر کو مثل اول تک مؤخر فرما کر جمع صوری فرماتے

(۲۴)......عن انس رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یجمع بین الصلا تین فی السفر ، اخّر الظهر حتی یدخل اوّل وقت العصر ، ثم یجمع بینهما۔(مسلم، باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ، رقم الحدیث :۷۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا شروع داخل ہوجاتا، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی نمازوں) کو جمع فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر میں جمع صوری فرمائی اوراس کو آپ ﷺ کا عمل قرار دیا

(۲۵)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعجله السَّیرُ فی السفر یُؤخِّر صلاة المغرب حتی یجمع بینها وبین

العشاء قال سالم : وكان عبد الله بن عمر يفعله اذا اعجله السَّير ' يقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ' ثم قَلَّما يَلبَث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ' ولا يُسبِّح بينهما بركعة ' ولا بعد صلاة العشاء بسجدة حتى يقومَ من جوف الليل۔

(بخاری، باب : هل يُؤذِّن أو يُقيم اذا جمع بين المغرب والعشاء ؟ رقم الحديث :۱۱۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: میں نے دیکھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو روانہ ہونے میں جلدی ہوتی تو آپ ﷺ مغرب کی نماز کو مؤخر فرمادیتے اور عشاء کے ساتھ پڑھتے ۔حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے کہ: جب ان کو روانہ ہونے میں جلدی ہوتی تو اقامت کہتے پھر مغرب کی تین رکعتیں پڑھتے ، پھر تھوڑی دیر ٹھہرتے' پھر عشاء (کا وقت ہوتا تو عشاء کی نماز کے لئے)اقامت کہتے (اورعشاء) کی دو رکعتیں پڑھتے ، پھر سلام پھیرتے ، اوراس کے درمیان ایک رکعت بھی نفل نہیں پڑھتے تھے، اور نہ عشاء کے بعد کوئی سجدہ فرماتے یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے تھے۔

تشریح:......ان دونوں روایتوں میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ اورحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز مغرب سے فارغ ہوکر کچھ دیرانتظار فرماتے تھے،اوراس کے بعد عشاء پڑھتے تھے،اس انتظار کا کوئی محمل نہیں ہوسکتا،سوائے اس کے کہ وہ عشاء کے وقت کے شروع ہونے کا یقین چاہتے تھے۔خود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اعتراف کیا ہے کہ: اس میں جمع صوری پر دلیل ملتی ہے۔(فتح الباری ص ۴۶۵ ج ۲)

جمع صوری پر ''ابوداؤد شریف'' کی واضح اورصریح دو روایتیں

(۲۶)......انّ عليًّا رضى الله عنه كان اذا سافر سار بعد ما تغرُبُ الشمسُ حتّى تكادُ

اَن تُـظْـلِـمَ ' ثم ینزل فیصلِّی المغربَ ' ثم یدعو بِعَشَائِه فَیَتَعَشّی' ثم یُصلی العشاء ' ثم یرتحِل و یقول : ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع۔

(ابوداؤد ص۱۷۴ج۱، باب : متی یتم المسافر ، رقم الحدیث :۱۲۳۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر فرماتے تو سورج غروب ہونے کے بعد بھی سفر جاری رکھتے، یہاں تک کہ جب اندھیرا ہونے کے قریب ہوجاتا، تو (سواری سے) اترتے اور مغرب (کی نماز) پڑھتے، پھر رات کا کھانا طلب فرماتے اور تناول فرماتے، پھر عشاء (کی نماز) ادا فرماتے، پھر سفر کرتے، اور فرماتے تھے کہ: رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

تشریح:......حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ:''ھـذا الحدیث ظاھر ' بل صریح فی الجمع الصوری '' یہ حدیث جمع صوری کے بیان میں ظاہر بلکہ صریح ہے۔(بذل المجھود ص۳۹۵ج۵)

(۲۷)......عـن نافع و عبد اللہ بن واقد : انّ مؤذِّن ابن عمر قال : الصلاۃ ، قال : سِرُ سِرُ ، حتّی اذا کـان قبـل غیـوب الشـفـق نزل فصلّی المغرب ، ثم انتظر حتی غاب الشـفق فصلی العشاء ، ثم قال : اِنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عَجِلَ بہ امرٌ صنع مثل الذی صنعتُ ، الخ۔

(ابوداؤد ص۱۷۱ج۱، باب : الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۲۱۲)

ترجمہ:......حضرت نافع اور حضرت عبداللہ بن واقد رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے عرض کیا کہ: نماز (کا وقت ہوگیا) تو آپ نے فرمایا کہ: چلتے رہو چلتے رہو، یہاں تک کہ شفق کے غائب ہونے سے پہلے کا وقت ہوگیا تو آپ

(سواری سے) اترے اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

تشریح:......اس روایت میں تو بہت صراحت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شفق کے غائب ہونے سے پہلے یعنی عشاء کے وقت سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی، پھر شفق کے غائب ہونے کا انتظار کیا، اور شفق کے غائب ہونے یعنی عشاء کے وقت کے شروع ہونے پر عشاء کی نماز پڑھی، اور اسی کو آپ ﷺ کا عمل قرار دیا۔

حدیث کے دوراویوں کا خیال احناف کے عین مطابق ہے

(۲۸)......حدثنا سفیان عن عمرو قال : سمعت ابا الشّعثاء جابرا قال : سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : صلّیتُ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا ' و سبعا جمیعا ' قلت : یا ابا الشعثاء ! اظنُّہ اخّر الظھر و عجل العصر ' و عجل العشاء و اخّر المغرب ، قال : وانا اظنہ ۔

(بخاری، باب : من لم یَتطَوَّعْ بعد المکتوبة ، ابواب التطوع ، رقم الحدیث :۱۱۷۴۔
مسلم، باب: جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ، صلوة المسافرین ، رقم الحدیث :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت سفیان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابوالشعثاء جابر رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: وہ فرمارہے تھے کہ: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ: آٹھ رکعتیں (ظہر وعصر کی) اکٹھی پڑھیں اور سات رکعتیں (مغرب اور عشاء کی) جمع کرکے پڑھیں، (حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ) میں نے کہا: اے ابوالشعثاء! میرا گمان یہ ہے کہ: آپ ﷺ نے ظہر کو مؤخر کیا اور عصر کو جلدی پڑھا، اور عشاء کو جلدی پڑھا اور مغرب کو مؤخر کیا، انہوں نے (یعنی حضرت ابو الشعثاء جابر رحمہ اللہ نے) فرمایا کہ: میرا بھی یہی گمان ہے۔

تشریح :...... اس روایت میں حدیث کے دو راویوں: حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ اور حضرت ابوالشعثاء جابر رحمہ اللہ کا گمان حنفیہ کے عین مطابق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمع صوری کرتے تھے

(۲۹)......عطاء انّ ابن عباس جمع بین والمغرب والعشاء لیلة خرج من ارضه ، قال : فكان من جمع بینهما یؤخر من الظهر ویُعجِّل من العصر ثم یُجْمعان ' ویُؤخِّر من المغرب ویعجِّل من العشاء ثم یُجْمعان۔

(مصنف عبدالرزاق ۵۴۹ ج ۲، باب : من نسی صلوة الحضر ' والجمع بین الصلوتین فی السفر، رقم الحدیث :۴۴۰۹)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا جب اپنے علاقہ سے سفر شروع کیا، آپ اس طرح جمع فرماتے تھے کہ ظہر کو مؤخر فرماتے اور عصر کو جلدی کرتے، اور مغرب کو مؤخر فرماتے اور عشاء کو جلدی پڑھتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمع صوری کرتے تھے

(۳۰)......عبد الرحمن بن یزید یقول : صحبتُ عبد الله بن مسعود رضی الله عنه فی حجة ' فكان یؤخر الظهر ویعجل العصر ' ویؤخر المغرب ویعجل العشاء ' ویسفر بصلاة الغداة۔

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حج کے سفر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ ظہر کو مؤخر فرماتے اور عصر کو جلدی پڑھتے، اور مغرب کو مؤخر فرماتے اور عشا کو جلدی پڑھتے، اور فجر کی نماز روشنی میں ادا فرماتے۔

(طحاوی ۲۱۵ ج ۱، باب الجمع بین الصلوتین کیف هو ؟ رقم الحدیث :۹۶۰)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جمع صوری کرتے تھے

(۳۱)......عن ابی عثمان قال : وفدت انا وسعد بن مالک ونحن نبادر للحج ، فکنا نجمع بین الظهر والعصر ، نقدم من هذه ونُؤخِّر من هذه ، ونجمع بین والمغرب والعشاء ، نقدم من هذه ، ونؤخر من هذه ، حتی قدمنا مکة۔

(طحاوی ۲۱۵ ج ۱، باب الجمع بین الصلوتین کیف هو ؟ رقم الحدیث :۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے حج کا سفر ساتھ کیا، ہم حج کے لئے جلدی (سفر میں) جارہے تھے، تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھتے تھے، اس نماز کو (یعنی عصر کو) تھوڑا سا مقدم کرتے اور اس نماز کو (یعنی ظہر کو) تھوڑا سا مؤخر کرتے، اور ہم مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھتے، اس نماز کو (یعنی عشاء کو) تھوڑا سا مقدم اور اس نماز کو (یعنی مغرب کو) تھوڑا سا مؤخر کرتے، یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جمع صوری فرماتے

(۳۲)......عن ابی عثمان النهدی قال : اصطحبت انا وسعد بن ابی وقاص من الکوفة الی مکة ، وخرجنا موافدین ، فجعل سعد یجمع بین الظهر والعصر ، والمغرب والعشاء ، یقدم من هذه قلیلا ، ویؤخر من هذه قلیلا ، حتی جئنا مکة۔

ترجمہ:......حضرت ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی معیت میں کوفہ سے مکہ کا سفر کیا، اور ہم وفد کی شکل میں نکلے تھے تو حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ظہر وعصر' اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں، اس طرح جمع فرمائیں کہ اس کو (یعنی عصر اور عشاء کو) تھوڑا سا مقدم فرما دیتے اور اس کو (یعنی ظہر اور مغرب کو) تھوڑا سا مؤخر، یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ آ گئے۔

(مصنف عبدالرزاق ۵۴۹ ج۲، باب : من نسی صلوة الحضر ' والجمع بین الصلوتین فی السفر، رقم الحدیث :۴۴۰۶)

حضرت اسود اوران کے اصحاب رحمہم اللہ سفر میں بھی جمع صوری کرتے

(۳۳)......عن ابراهيم قال : كان الاسود واصحابُه ينزلون عند وقت كل صلوة فى السفر ' فيصلُّون المغرب لوقتها ' ثم يتعشَّوُن ' ثم يمكثون ساعة ' ثم يصلون العشاء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۶ ج ۵، من كره الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۸۳۳۲)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت اسود اوران کے اصحاب رحمہم اللہ سفر میں ہر نماز کے وقت میں اترتے' (پس رات کے وقت اترتے تو پہلے) مغرب پڑھتے، پھر رات کا کھانا کھاتے' پھر کچھ دیر ٹھہر کر عشاء (کے وقت میں' عشاء) کی نماز پڑھتے تھے۔

اس روایت میں سب ہی جمع صوری کے قائل ہیں

(۳۴)......عن ابن عباس قال : جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر ' والمغرب والعشاء بالمدينة فى غير خوف ولا مطر ، وفى حديث وكيع

قال : قلت :لابن عباس رضی الله عنهما : لِمَ فعل ذلک ؟ قال : کیلا یُحْرِجَ امّتَه ، الخ۔(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر اور عصر، اور مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔ اور حضرت وکیع رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: تاکہ امت پر حرج نہ ہو۔

تشریح:...... یہ روایت:''ابوداؤد شریف' ترمذی شریف' اور''نسائی شریف'' میں بھی الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ آئی ہے۔

(ابوداؤد، باب الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۲۱۱۔ترمذی، باب الجمع بین الصلوتین فی [الحضر] رقم الحدیث :۱۸۷۔نسائی، الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۶۰۳)

جمع حقیقی کے قائلین بھی اس حدیث کو جمع صوری ہی پر محمول کرنے پر مجبور ہیں، اسی لئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' میں اعتراف کیا ہے کہ اس روایت میں جمع صوری ہی مراد لینا بہتر ہے۔اور حقیقت بھی یہ ہے کہ اس حدیث کی توجیہ کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں، اور جب اس روایت میں جمع صوری مراد لی جائے گی تو دوسری روایات کو بھی لا محالہ جمع صوری پر ہی محمول کیا جائے گا۔(درس ترمذی ص۴۴۴ ج۱)

(۳۵)......عن جابر بن عبد الله قال : جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة للرخص من غير خوف ولا علة۔

(طحاوی ص۲۰۹ ج۱، باب الجمع بين الصلوتين كيف هو ؟ رقم الحديث :۹۴۵)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے

(ایک مرتبہ) رخصت کی خاطر ظہر وعصر اور مغرب وعشاء (کی نمازوں) کو مدینہ منورہ میں جمع کر کے پڑھا، بغیر کسی خوف وعلت (وسبب) کے۔

حضرت اسود رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نماز کا وقت پر پڑھنا اور جمع نہ کرنا

(۳۶)......عن ابراهيم : ان الاسود كان ينزل لوقت الصلوة فى السفر ولو على حَجَر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۷ ج۵، من كره الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۸۳۳۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ سفر میں ہر نماز کے وقت میں اترتے چاہے پتھریلی زمین پر سفر ہو۔

(۳۷)......عن عمارة :عن الاسود قال : ما كان الا راهبا ' اذا جاء وقت الصلوة نزل ولو على حَجَر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۷ ج۵، من كره الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۸۳۳۶)

ترجمہ:......حضرت عمارہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: راہب ہو تب بھی؛ جب نماز کا وقت آجائے اترو اگرچہ پتھریلی زمین پر ہو۔

خاتمہ...... چند مفید مباحث

علماء نے صراحت فرمائی ہے کہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع تقدیم کی روایتیں دو، تین سے زائد نہیں، اور وہ بھی کلام سے خالی نہیں۔

جمع تقدیم کی روایتیں......پہلی روایت

(۳۸)......عن معاذ بن جبل : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فى غزوة تبوک اذا زاغتِ الشمسُ قبل ان يرتحِلَ جمع بين الظهرو العصر، واِن يرتَحِل قبل ان تزيغ الشمسُ اخّر الظهرَ حتى ينزلَ للعصر، وفى المغرب مثلَ ذلک : اِن غابتِ الشمسُ قبل ان يرتحِل جمع بين المغرب و العشاء، واِن يرتحِل قبل ان تغيب الشمس اخّر المغربَ حتى ينزل للعشاء، ثم جمع بينهما۔

(ابوداوٗد، باب الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۱۲۰۸)

ترجمہ:......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف فرما تھے، جب سفر سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے، (اور جمع تقدیم فرماتے) اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع فرمادیتے تو ظہر کو مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ عصر کے لئے (سواری سے) اترتے (اور ظہر اور عصر اکٹھا ادا فرماتے) اور مغرب میں اسی طرح کرتے کہ اگر سفر سے پہلے سورج غروب ہوجاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے، (اور جمع تقدیم فرماتے) اور سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع فرماتے تو مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ (سواری سے) عشاء کے لئے اترتے پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

تشریح:......اس روایت سے جمع تقدیم کا ثبوت ملتا ہے، مگر یہ روایت ضعیف ہے، چنانچہ

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت قتیبہ کی روایت سے بھی روایت کیا ہے، اور اس کے آخر میں فرماتے ہیں: ''قال ابو داؤد : ولم یرو ھذا الحدیث الا قتیبة وحده ''۔ اس میں ضعف اور شاذ کی طرف اشارہ ہے۔ ''غرض ابی داود بھذا الکلام تضعیف ھذا الحدیث والاشارة الی انه شاذ ''۔ (بذل المجھود ص۲۷۶ ج۵)

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں کہ:

''وحدیث معاذ حدیث حسن غریب تفرّد به قتیبة ' لا نعرف احدا رواه عن اللیث غیره ''۔ (ترمذی، باب ما جاء فی الجمع بین الصلوتین ، ابواب السفر ، رقم الحدیث :۵۵۳)

امام حاکم جن کا تساہل مشہور ہے انہوں نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، اور انہوں نے ''علوم الحدیث'' میں امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: ''ان بعض الضعفاء ادخله علی قتیبة ''۔ (بذل المجھود ص۲۷۶ ج۵ ۔ درس ترمذی ص۴۴۸ ج۱)

اس طرح کی روایتیں جہاں آئی ہیں ان میں جمع تقدیم کا ذکر نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دو باب قائم فرما کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل فرمائی ہے، اور ان دونوں میں جمع تقدیم کا ذکر نہیں، بلکہ ان میں زوال کے بعد سفر کے وقت میں صرف ظہر کا ذکر ہے۔

(۳۹)......عن انس بن مالک قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا ارتحَلَ قبل ان تزیغ الشمسُ اخّر الظھرَ الی وقت العصر ثم یجمع بینھما ' واذا زاغت صلی الظھر ثم رکب۔

(بخاری، باب یوخر الظھر الی العصر اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس ، رقم الحدیث :۱۱۱۱۔ بخاری، باب اذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس صلی الظھر ، رقم الحدیث :۱۱۱۲)

''ابوداؤدشریف''اور''نسائی شریف''میں بھی سورج ڈھلنے کے بعد سفر کے سلسلہ میں صرف ظہر کا ذکر ہے۔

(ابوداؤد، باب الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۲۱۸۔

نسائی، الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین الظھر والعصر ، رقم الحدیث :۵۸۷)

''مسلم شریف''میں غزوۂ تبوک کے ہی حوالہ سے یہ روایت حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے،اس میں بھی جمع تقدیم کا ذکر نہیں ، بلکہ صرف جمع کا ذکر ہے۔

(۴۰)......عن معاذ قال : خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک ' فکان یصلی الظھر والعصر جمیعا ' والمغرب والعشاء جمیعا۔

(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۶)

(۴۱)......ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلوہ فی سفرۃ سافرھا فی غزوۃ تبوک ' جمع بین الظھر والعصر ' والمغرب والعشاء۔

(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی غزوۂ تبوک کے حوالہ سے یہ روایت مروی ہے:

(۴۲)......عن جابر قال : جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک بین الظھر والعصر ' وبین المغرب والعشاء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۰ ج۵، من قال : یجمع المسافر بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۸۳۱۳)

جمع تقدیم کی دوسری روایت:

(۴۳)......عن عکرمۃ و عن کریب ان ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : الا

احدثکم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر ؟ قال : قلنا : بلی، قال کان اذا زاغت الشمسُ فی منزلہ جمع بین الظھر والعصر قبل ان یرکب ' واذا لم تزغ لہ فی منزلہ سار حتی اذا حانت العصر ' نزل فجمع بین الظھر والعصر' واذا حانت المغرب فی منزلہ جمع بینھا وبین العشاء ' واذا لم تحن فی منزلہ رکب حتی اذا حانت العشاء نزل فجمع بینھما۔(مسند احمد ص۳۶۷ ج۱، رقم الحدیث :۳۴۸۰)

ترجمہ:......حضرت عکرمہ اور حضرت کریب رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ: کیا میں تمہیں آپ ﷺ کی سفر کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتلایئے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی منزل ہی پر سورج ڈھل جاتا تو سفر سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے، (یعنی جمع تقدیم فرمالیتے) اور اگر سفر سے پہلے سورج ڈھل نہ جاتا تو آپ سفر شروع فرمادیتے، یہاں تک کہ عصر کا وقت قریب ہوتا تو (سواری سے) اتر کر ظہر اور عصر کو جمع فرماتے، اور مغرب کے وقت میں سفر سے پہلے سورج غروب ہوجاتا تو مغرب اور عشا دونوں کو جمع فرماتے، (یعنی جمع تقدیم فرماتے) اور اگر سفر سے پہلے سورج غروب نہ ہوتا تو سفر شروع فرمادیتے اور عشاء کے قریب (سواری سے) اتر کر مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

تشریح:...... اس روایت سے بھی جمع تقدیم کا پتہ چلتا ہے، مگر یہ روایت بھی ضعیف ہے، اس کی سند میں: حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس ہاشمی مدنی ہے، جس پر کتب اسماء الرجال میں شدید جرح ہے۔ حضرت ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ضعیف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ان کی احادیث منکر ہیں۔ حضرت علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

ان کی احادیث چھوڑ دی گئی ہیں۔حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مضبوط نہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ اسے متروک فرماتے ہیں۔

(میزان الاعتدال ص ۵۳۷ ج ۱۔توضیح السنن ص ۵۱۳ ج ۲)

جمع تقدیم کی تیسری روایت:

(۴۴)......عن انس رضی الله عنه : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم ارتحل۔

(توضیح السنن شرح آثار السنن ص ۵۱۰ ج ۲، باب جمع التقدیم فی السفر ، رقم الحدیث :۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے پھر (آگے کا) سفر (شروع) فرماتے۔

تشریح:......اس روایت سے بھی جمع تقدیم کا ثبوت ملتا ہے،مگر علامہ نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ روایت محفوظ نہیں۔امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث راویوں کے تقابل کے اعتبار سے منکر ہے۔(توضیح السنن ص ۵۱۱ ج ۲)

نوٹ:......ان روایتوں سے جمع تقدیم کا ثبوت بظاہر مشکل ہے۔

جمع تاخیر کی روایتیں

(۴۵)......انّ ابن عمر رضی الله عنهما : کان اذا جدّ به السَّیرُ ' جمع بین المغرب والعشاء ' بعد ان یغیب الشفق ، و یقول : اِنّ رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا جدّ به السیر ' جمع بین المغرب والعشاء۔

(مسلم، باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ، رقم الحدیث :۷۰۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو شفق کے غائب ہونے کے بعد جمع کر کے پڑھتے ،اور فرماتے کہ: رسول اللہ ﷺ کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

(۴۶)......عن انس رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یجمع بین الصلا تین فی السفر ' اخّر الظهر حتی یدخل اوّل وقت العصر ' ثم یجمع بینهما۔(مسلم، باب جواز الجمع بین الصلوتین فی السفر ، رقم الحدیث :۷۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا شروع داخل ہوجاتا، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی نمازوں) کو جمع فرماتے۔

تشریح:...... یہ روایت جمع صوری پر بھی محمول کی جاسکتی ہے،اس طرح کہ عصر کا شروع وقت مثل اول سمجھا جائے ،تو ظہر کو مثل اول میں پڑھتے پھر عصر کو،احناف بھی اس کو جائز کہتے ہیں۔

(۴۷)......عن انس رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا عَجّل علیه السفر ' یؤخّر الظهر الی اوّل وقت العصر ' فیجمع بینهما ، ویؤخِّر المغرب حتی

يجمع بينها وبين العشاء ، حين يغيب الشّفق۔

(مسلم، باب جواز الجمع بين الصلوتين فی السّفر ، رقم الحديث :۷۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے شروع وقت تک مؤخر فرماتے ، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی نمازوں) کو جمع فرماتے ، اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ اس کو اور عشاء کو شفق کے غائب ہونے کے بعد جمع فرماتے۔

(۴۸)......عن جابر : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف۔(ابوداؤد، باب الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۱۲۱۵)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف فرما تھے اور سورج غروب ہوگیا، (مگر آپ نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی، اور مقام) سرف جا کر (عشاء کے ساتھ) جمع فرمائی۔

(۴۹)......عبد الله بن دينار قال : غابت الشمس وانا عند عبد الله بن عمر ، فسِرنا فلمّا رأيناه قد امسى ، قلنا : الصلاة ، فسار حتى غاب الشفق وتَصَوَّبَتِ النُّجومُ ، ثم انه نزل فصلى الصلا تين جميعا ، ثم قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جدّ به السَّيُر صلّى صلا تى هذه ، يقول : يجمع بينهما بعد ليل،

قال ابوداؤد : رواه عاصم بن محمد عن اخيه عن سالم ، و رواه ابن ابى نجيح عن اسماعيل بن عبد الرحمن بن ذُؤيب : ان الجمع بينهما من ابن عمر كان بعد غيوب الشفق۔(ابوداؤد، باب الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۱۲۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: سورج غروب ہوگیا اور میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، پس ہم روانہ ہوئے اور جب ہم نے دیکھا کہ رات ہوگئی تو ہم نے ان سے نماز کے لئے کہا، وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور ستارے چمکنے لگے، تب آپ اترے اور دونوں نمازوں کو جمع کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ: جب آپ ﷺ کو جلدی ہوتی تو اسی طرح نماز پڑھتے جس طرح میں نے پڑھی۔ راوی فرماتے ہیں کہ: دونوں نمازوں کو رات شروع ہونے کے بعد جمع کرتے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کو حضرت عاصم بن محمد رحمہ اللہ نے بواسطہ اپنے بھائی (عمرو بن محمد) بروایت سالم روایت کیا ہے، اور ابن ابی نجیح نے اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ذویب سے روایت کیا ہے کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے شفق غائب ہونے کے بعد دونوں نمازیں پڑھیں۔

نوٹ:......ان روایات سے جمع تاخیر کا ثبوت ملتا ہے، مگر ان روایات کو جمع صوری پر محمول کر لیا جائے تو کسی حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، ورنہ بیشمار روایات میں تعارض واقع ہوگا، اور جہاں حدیث میں: شفق کے بعد یا ستارے چمکنے کے بعد یا رات میں جمع کے الفاظ آئے ہیں، ان روایات کو بعض ان روایات پر قیاس کر کے جن میں شفق سے پہلے مغرب اور پھر انتظار کر کے عشاء کی صراحت ہے پر قیاس کر لیا جائے تو کئی روایتیں بے غبار ہو جائیں گی۔

مطلق جمع کی روایتیں

(۵۰)......عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوۃ الظّہر والعصر اذا کان علی ظهر سیرٍ ، ویجمع بین المغرب والعشاء۔(بخاری، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء ، رقم الحدیث :۱۱۰۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کو جمع فرماتے جب سواری پر سفر فرماتے ،اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

(۵۱)......عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجله السیر فی السّفر یؤخّر المغرب حتی یجمع بینها وبین العشاء،

قال سالم : وکان عبد اللہ یفعله اذا اعجله السیر۔

(بخاری، باب یصلّی المغرب ثلا ثا فی السّفر ، رقم الحدیث :۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی روانہ ہونا ہوتا تو مغرب کو مؤخر فرما دیتے یہاں تک کہ اس کو عشاء کے ساتھ جمع فرماتے۔

حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی روانہ ہونا ہوتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔

(۵۲)......عن انس بن مالک رضی اللہ عنه قال : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلاۃ المغرب والعشاء فی السّفر۔

(بخاری، باب الجمع فی السّفر بین المغرب والعشاء ، رقم الحدیث :۱۱۰۸)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ سفر میں

مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

(۵۳)......عن معاذ قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک ' فکان یصلّی الظّهرَ والعصر جمیعا ' والمغرب والعشاء جمیعا۔

(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۶)

ترجمہ:......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لئے نکلے، آپ ﷺ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

(۵۴)......ابن عباس : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جمع بین الصلاہ فی سفرة سافرها فی غزوة تبوک ' جمع بین الظهر والعصر ' والمغرب والعشاء۔

(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے سفر میں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا، آپ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔

(۵۵)......عن عبد الله بن شقیق ' قال : خطبنا ابن عباس یوما بعد العصر حتی غربت الشمس وبدتِ النُّجوم ' وجعل النّاس یقولون : الصلاة الصلاة قال : فجاء ہ رجل من بنی تمیم ' لا یفترُ ولا یَنْثَنِی : الصلاة ' الصلاة ، فقال ابن عباس : اَتُعلِّمُنِی بالسنة ؟ لا اُمَّ لک ، ثم قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم جمع بین الظهر والعصر ' والمغرب والعشاء ، قال عبد الله بن شقیق : فحاک فی صدری من ذلک شیء ، فأتیت ابا هریرة ' فسألته ' فصدّق مقالتَه۔

(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد ہمیں وعظ فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا' اور ستارے روشن ہوگئے، لوگ نماز نماز کہہ کر پکارنے لگے، (راوی) فرماتے ہیں کہ: بنو تمیم کا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بغیر دم لئے اور بغیر رکے مسلسل نماز نماز کی رٹ لگاتا رہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ماں مرجائے کیا تو مجھے سنت سکھاتا ہے، پھر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اور ان سے پوچھا تو انہوں نے (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی) بات کی تصدیق فرمائی۔

(۵٦)......عن ابن عمر قال : ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء قطُّ فى السفر الا مرة۔(ابوداؤد، باب الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۱۲۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں کبھی بھی مغرب اور عشاء کو جمع نہیں فرماتے تھے، سوائے ایک مرتبہ کے۔

(۵۷)......عن مجاهد وسعيد ابن جبير وعطاء بن ابى رباح وطاوس : اخبروه عن ابن عباس انّه اخبرهم انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء فى السفر، من غير ان يُعجِلَهُ شىء ، ولا يطلُبه عدوٌّ ، ولا يخاف شيئا۔

(ابن ماجہ، باب الجمع بين الصلوتين فى السفر ، رقم الحديث :۱۰۶۹)

ترجمہ:......حضرت مجاہد' حضرت سعید بن جبیر' حضرت عطاء بن ابی رباح اور حضرت طاوس

رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتلایا کہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے بغیر کسی عجلت اور بغیر کسی دشمن اور بغیر کسی خوف کے۔

(۵۸)......عن عبد الله بن مسعود : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجمع بین الصلا تین فی السفر۔

(طحاوی ص۲۰۶ ج۱، باب الجمع بین الصلوتین کیف هو ؟ رقم الحدیث :۹۳۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ سفر میں دونمازوں کو جمع فرماتے تھے۔

(۵۹)......عن عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده قال : جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الصلا تین فی غزوة بنی المصطلق۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۵ ج۵،من قال: یجمع المسافر بین الصلوتین، رقم الحدیث :۸۳۲۹)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنوالمصطلق میں دونمازوں کو جمع فرمایا۔

(۶۰)......عن عطاء قال : اقبل ابن عباس من الطائف فاخر صلاة المغرب ‘ ثم نزل فجمع بین العشاء و المغرب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۲ ج۵، من قال : یجمع المسافر بین الصلوتین ، رقم الحدیث : ۸۳۱۸)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما طائف کے سفر سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مغرب کو مؤخر کیا‘ پھر (سواری سے

اترے)اور عشاء ومغرب کو جمع فرمایا۔

(۶۱)......عن حبيب بن شهاب ' عن ابيه ' عن ابی موسی قال : صحبتُه فی السفر ' فكان يجمع بين الظهر والعصر ' وبين المغرب و العشاء۔

ترجمہ:......حضرت حبیب بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں صحبت کا شرف ملا ہے،آپ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے تھے۔

(۶۲)......عن ابی عثمان قال : سافرت مع اسامة بن زيد و سعيد بن زيد ' فكانا يجمعان بين الظهر والعصر ' و المغرب والعشاء۔

ترجمہ:......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رحمہما اللہ کے ساتھ سفر کیا (تو میں نے دیکھا کہ)وہ دونوں حضرات ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے تھے۔

(۶۳)......عن عبد الجليل بن عطية قال : سافرت مع جابر بن زيد ' فكان يجمعان بين الصلاتين۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۳ ج۵، من قال: یجمع المسافر بین الصلوتین ، رقم الحدیث : ۸۳۲۲/۸۳۲۱/۸۳۲۰)

ترجمہ:......حضرت عبدالجلیل بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ کے ساتھ سفر کیا، (تو میں نے دیکھا کہ) آپ دونمازوں کو جمع کرتے تھے۔

(۶۴)......مالک بن مِغْوَل قال : سألت عطاء عن تأخير الظهر والمغرب فی السفر؟ فلم ير به بأسا۔

ترجمہ:......حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سفر میں ظہر اور مغرب کی تاخیر کے بارے میں سوال کیا' تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٦٥)......عن زيد ابى اسامة قال : سألت مجاهدا عن تأخير المغرب و تعجيل العشاء فى السفر؟ فلم ير به بأسا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۵ ج ۵، من قال: یجمع المسافر بین الصلوتین ، رقم الحدیث : ۸۳۲۸/۸۳۲۷)

ترجمہ:......حضرت زید ابو اسامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سفر میں مغرب کی تاخیر اور عشاء کو جلدی پڑھنے کے بارے میں سوال کیا' تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ :......ان تمام روایتوں میں جمع صوری مراد لینے میں کوئی امر مانع نہیں، اس لئے کہ ان میں جمع کی صراحت ہے تاخیر یا تقدیم کا کوئی ذکر نہیں، اس لئے یہ تمام احادیث حنفیہ کے خلاف نہیں ہوسکتیں، اس لئے کہ ان میں جمع کا ذکر ہے، اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ: ظہر کو اپنے آخری وقت میں اور عصر کو اپنے اول وقت میں پڑھا، اسی طرح مغرب کو اپنے آخری وقت میں اور عشاء کو اپنے اول وقت میں پڑھا۔

علامہ عثمانی رحمہ اللہ کی جمع صوری مراد لینے پر ایک بہت لطیف وجہ

علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ نے جمع صوری مراد لینے پر ایک بہت لطیف وجہ بیان فرمائی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: احادیث میں جہاں کہیں جمع بین الصلوتین کا ذکر آیا ہے وہاں جمع بین الظہر والعصر ہوا ہے، یا بین المغرب والعشاء، ان کے علاوہ کسی بھی دو نمازوں

میں نہ جمع ثابت ہے اور نہ کوئی اس کے جواز کا قائل ہے، چنانچہ ائمہ ثلاثہ بھی انہی دونماز وں کے درمیان جمع کے قائل ہیں، فجر اور ظہر' یا عصر اور مغرب' یا عشاء اور فجر کے درمیان جمع کرنا کسی کے نزدیک جائز نہیں، اور نہ ہی کسی روایت سے ثابت ہے، اب اگر جمع حقیقی مراد لی جائے تو اس تفریق کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ظہر و عصر کو جمع کرنا تو جائز ہو، لیکن عصر اور مغرب کو جمع کرنا جائز نہ ہو۔ البتہ اگر جمع صوری مراد لی جائے اس کی معقول وجہ سمجھ میں آتی ہے، اور وہ یہ کہ فجر اور ظہر میں جمع صوری اس لئے ممکن نہیں کہ بیچ میں ایک طویل وقت مہمل حائل ہے، اور عصر و مغرب اور عشاء و فجر میں جمع صوری اس لئے ممکن نہیں کہ عصر اور عشاء کے آخری اوقات مکروہ ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے جس جمع بین الصلوتین پر عمل فرمایا ہے وہ جمع صوری تھی نہ کہ جمع حقیقی، ورنہ وہ تمام نمازوں میں ہوتی۔ (درس ترمذی ص۴۴۴ ج۱)

جمع بین الصلوتین کے بارے میں ائمہ کے مسالک اوران کی شرطیں

اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوتین جائز نہیں، البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوتین جائز ہے۔ پھر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (یعنی بارش) عذر ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک مرض (بیماری) بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام شافعی رحمہ اللہ پوری مقدار سفر کو عذر قرار دیتے ہیں، جبکہ امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ: جمع بین الصلوتین صرف اس وقت جائز ہے جب مسافر حالت سیر میں ہو، اور اگر کہیں ٹھہر گیا' خواہ ایک ہی دن کے لئے ہو تو وہاں جمع جائز نہیں، بلکہ امام مالک رحمہ اللہ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق حالت سیر بھی کافی نہیں، بلکہ جب کسی وجہ سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع جائز

ہوگی ورنہ نہیں۔

پھران سب حضرات کے نزدیک جمع تقدیم بھی جائز ہےاور جمع تاخیر بھی۔جمع تاخیر کے لئے ان کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پہلی نماز کا وقت گذرنے سے پہلے پہلے جمع کی نیت کرلی ہو،اور جمع تقدیم کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلی نماز ختم کرنے سے پہلے پہلے جمع کی نیت کرلی ہو،اس کے بغیر جمع جائز نہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمع بین الصلوتین حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے،اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں،اوراس میں عذر کے پائے جانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں،البتہ جمع صوری جائز ہے، جسے ''جمع فعلی'' بھی کہتے ہیں۔

جمع صوری پر کئے اعتراضات اوران کے جوابات

جمع صوری پر چند اعتراضات کئے گئے ہیں:

(۱)......جمع صوری پر جمع کا اطلاق ہی درست نہیں، کیونکہ اس میں ہر نماز اپنے وقت پر ادا کی جاتی ہے،لہذا جمع بین الصلوتین کی روایات کواس پر محمول کرنا ایک دور کی تاویل ہے۔

جواب:......اس کا جواب یہ ہے کہ:جمع بین الصلوتین پر جمع صوری کا اطلاق خود آپ ﷺ کے کلام مبارک سے ثابت ہے''ترمذی شریف'' کی ایک طویل روایت میں ہے کہ:

آپ ﷺ نے حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

(٦٦)......فان قَويتِ على ان تُؤخرى الظهر و تُعجِّلى العصر ثم تَغتَسِلين حين تَطهُرِين و تُصلِّين الظهر والعصر جميعا ، ثم تؤخّرين المغرب وتُعَجِّلين العشاء ، ثم تغتسِلين وتجمَعين بين الصلوتين۔

(ترمذی، باب فى المستحاضة انها تجمع بين الصلوتين بغسل واحد ، رقم الحديث:۱۲۸)

ترجمہ:......پس اگر تمہیں طاقت ہو کہ ظہر کو مؤخر کرو اور عصر کو جلدی پڑھو، پھر غسل کرو جب تم پاک ہو جاؤ (یہ حیض سے پاک ہونے کا غسل تھا) اور ظہر اور عصر دونوں کو ساتھ پڑھو، پھر مغرب کو مؤخر کرو اور عشاء کو مقدم کرو، پھر غسل کرو اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو۔

تشریح:......اس روایت میں آپ ﷺ نے صراحۃً جمع بین الصلوتین پر جمع صوری کا اطلاق فرمایا ہے۔ محدثین نے باب ہی ان الفاظ سے قائم فرمائے ہیں:

(۱)......ترمذی، باب فی المستحاضة انها تجمع بین الصلوتین بغسل واحد، رقم الحدیث :۱۲۸۔

(۲)......ابوداؤد، باب من قال : تجمع بین الصلوتین و تغتسل لهما غسلا، رقم الحدیث :۲۹۴۔

(۳)......نسائی، جمع المستحاضة بین الصلوتین و غسلها اذا جتمعت، رقم الحدیث :۳۶۰۔

(۲)......ایک اعتراض یہ ہے کہ: جمع بین الصلوتین کا منشاء آسانی پیدا کرنا ہے اور جمع صوری میں کوئی آسانی نہیں، بلکہ مشکل ہے کیونکہ اوقات کی تعیین کا اہتمام ہر ایک سے نہیں ہوسکتا۔

جواب:......اس کا جواب یہ ہے کہ: جمع صوری میں بھی بہت آسانی ہے، کیونکہ مسافر کو اصل دشواری بار بار اترنے چڑھنے اور وضو کرنے میں ہوتی ہے، اور جمع صوری میں اس دشواری کا سد باب ہو جاتا ہے۔ (درس ترمذی ص ۴۴۷ ج ۱)

رہا اوقات کی تعیین کا مسئلہ تو آج کے دور میں وقت معلوم کرنے کے اسباب و ذرائع نے اس دشواری کو بالکل منقطع کر دیا ہے، ہر گھر نہیں ہر ہاتھ میں گھڑی، ہر فون میں گھڑی۔